

یادگار علم و شرف و توحید و الہیافت زینۃ العارفین شیخ المشائخ مولانا محمد زکریا صاحب گوئی نور اللہ فرزند جانی کھلیا

بسمہ ہستی و نگرانی حضرت زینۃ العارفین امام السالکین مخدوم العالم  
شیخ المشائخ مولانا الحاج ضیاء الملت والدین خواجہ محمد ضیاء الدین دام اللہ تعالیٰ بکرم  
زیب ارائے مستعد خیال تہرین

عالمی - اخلاقی و صوفیانہ مضامین کا  
سہ ماہی اور سہ ماہی

# شمس الاسلام

ج ۱ باب ۱۲۵ ۱۹۲۵ء  
باب ۱۲۵ و القندسہ ۱۲۵ھ ہجری - مطابق ماہ جون ۱۹۲۵ء نمبر ۱

ایڈیٹر - شیخ عبد المعز احسان

چند سالانہ معاونین و رؤساء  
عوام الناس -  
طلبا و ادارے  
ممالک غیر -

لوٹ بندر دیوبند - یہ خرچ ہوئے - بہذا تمام فریادان  
کو چاہیے کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں

# اختصر پیریں سرگودھا

اگر آپ ارزاں نرخ پر اعلیٰ اور عمدہ لکھائی و  
چھپائی کا کام کرانا چاہتے ہیں تو ہمارے پریس  
میں آرڈر دیکر فائدہ حاصل کریں۔ ہر رنگ نہ بنان  
اور قیرسم کی چھپائی کا کام بارعایت کیا جاتا ہے  
علاوہ میں بورڈ نویسی۔ جلد سازی کا کام

میں ہوتا ہے۔

المنہ تہا

خاکسار۔ نیچر اختصر پریس سرگودھا بلاک عتیقل گواچک

نحمدہ واصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# شمس الاسلام

بابت ماہ ذوالقعدہ ۱۳۲۳ھ بمطابق ماہ جون ۱۹۲۵ء منبر

## نعت شریف

وہ شرف اشرف خاندان وہ چراغ خانہ لامکان	حسب خالق انس و جن وہ نشان عالم بے نشان
وہ بہار گشتیں متحرک و نہ بنی خاتم مرسلاں	در حجاب و شعل و شمع آیت عاصیاں
حسنت خصالہ صلوا علیہ و آلہ	بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
یہ انہی کی جنت قورچہ یہ انہی کی بنم مہر	وہی سائیتہ وہی نور ہے وہی صاعقہ وہی ضرور ہے
وہ بہار بلخ حد درجہ ہی توالی شتر چور ہے	یہ انہی کا سالافہ دور ہے یہ انہی کا لطف و نور ہے
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ	بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
جہاں ہو بیارہ جہاں ہوئے ذکر شہ شہاں	جہاں ہووے وصف نبی تلس جہاں ہووے مخلوق قریاں
جہاں ہووے بن عاشقان میں ہووے چلکے مرغ خوں	جہاں ہووے کفر بے نشان ہو جہاں ہووے کمال نماں
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ	
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ	

## ہمارا نصب العین

ابتداءً آفرینش سے حضرت انسان کی ہدایت و تعلیم کے لئے پروردگار عالم کی طرف سے  
 ایسے اشخاص مامور ہوتے رہے جنہیں پیغمبر خدایا ی و رسول کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ہزاروں  
 ہور لاکھوں پیغمبر دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ انہوں نے خالق و مخلوق کے درمیان ٹوٹے  
 ہوئے رشتوں کو جوڑنے کی کوشش کی اور احکام الہی کی تبلیغ و تعلیم میں کوئی دقیقہ اٹھا کر رکھا  
 ظالم سے ظالم قوموں سے انہیں واسطہ نہ اٹھنے کی طرف کے دکھ اور مصائب برداشت کئے مگر  
 زبان سے افسانہ نگاری اور اپنے اہم مقصد کی تکمیل کے لئے ہمہ تن کوشاں رہے سب سے آخر ایک  
 مکمل انسان خاتم النبیین۔ سید الاولین و الآخرین کی ضرورت کو احکم الحاکمین نے میدانِ رس و جان  
 حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پورا کر دیا۔ حضور کی رسالت  
 مثل آفتاب و نیارِ حکمی۔ اور تمام دوسرے ادیان و مذاہب ستاروں کی طرح معدوم ہو گئے حضور  
 کو خاتم النبیین کا خطاب عطا فرمایا کہ کسی نئے نبی کی عدم ضرورت کا اعلان کر دیا گیا۔ ایوم اکملت  
 لکم دینکم و رضیت لکم الاسلام دیناً الخ۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اور  
 اسی طرح کماؤنکم کے ذریعہ تمام نعمت اور مذہب اسلام کے سوا تمام ادیان کی تینیس کا اظہار  
 کیا گیا۔ اور امت محمدیہ علیہا اجمعہا التحیۃ والسلام کے ذمہ دنیا کی ہدایت و ارشاد کا کام سپرد  
 ۱۔ کنتم خیر امتی اخرج الناس تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکر الخ  
 ولما نون و المومنات بضام اولیاء بعض یا مؤرون بالمعروف وینہون  
 عن المنکر۔ و جعلناکم امةً موسطاً لتکونوا شهداء علی الناس۔ و التکتب منکم  
 امةً یدعون الی الخیر الخ۔ اور اسی طرح کئی احکام کے ذریعہ دعوت و تبلیغ کا کام۔  
 امت مسلمہ پر فرض کیا گیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و علماء امتی کا نبی و پیغمبر  
 بلغوا عنی و لوموا یتیمہ فضلہم علی العابد کما فضل علی ابو ذر کما کلکم راع و رسول  
 عن و عتیقہ۔ سے بھی تعلیم و تقلم۔ در تہود و شلکی اجمہت کا اظہار ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان  
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اللہ و اس کے رسول۔ کلام کی تعمیل میں خون پانی ایک کر دیا۔ اور

اور دعوت حق کو دنیا کے گوشوں تک پہنچا دیا نصف صدی کے اندر سب کا حال ہے جو مسلمانوں  
تک ہنسی و مہر کی کا کوئی حصہ کلمہ حق کی گونج سے خالی نہ رہا مسلم سوداگروں نے چین ملاوا  
انہین۔ لکادیو۔ لنکا۔ سائیریا۔ ترکستان۔ قفقاز۔ اور افریقہ کے لوق ووق صحراؤں اور  
جنگلات میں پہنچ کر اسلام کی اشاعت کی۔ حضرت صوفیائے کرام کے دم قدم کی برکت سے  
ہزار ہا اقوام حلقہ بگوش اسلام ہوئیں

جوں جو زمانہ نبوت سے بلند ہو گیا۔ مسلمانوں کی علمی و عملی حالت میں قنزل ہوتا گیا۔ دینی حالت کی  
کمزوری کا نتیجہ دنیوی حالت کی تباہی کی صورت میں نازل ہوا۔ مسلمانوں نے۔ لا تھنوا ولا تحزنوا  
وانستم ارا علون ان کنندہ مومنین کو بھلا دیا اسلام کا احکام اور قرآن سے منہ موڑ لیا  
اور دلت و دشمن کے گھر سے میں پڑ گئے مہر مغربی کا ادا و بدعت کے شر سے اسلام کے چہرہ پر بدناما  
داغ لگنے لگے۔ بقول شاعر

تنبہور میں کشتی ہے قوم کی اب تھپیڑے رہ رہ کے کھا رہی ہے  
ہماری ہستی کی شمع یارو ہوئے مغرب بچھا رہی ہے

علوم دینی سے لاپرواہی و جہالت کی وجہ سے مغربیت کی زبردست تبلیغی مہم نے تعلیم یافتہ  
نوجوان بہرے۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ تبلیغ و اشاعت کے لئے بھی نئے نئے طریقے رائج ہوئے چنانچہ  
آج کل قوم کی حالت بگاڑنے یا سوار نے میں مجتہد را خمدان و رسائل کا دخل ہے اور کسی چیز کو  
حاصل نہیں۔ ہندوستان میں اسوقت غیر مذہب۔ ہزاروں تبلیغی رسائل جاری ہیں  
اور مغربیت سے متاثر نوجوان مسلمان کی اوجرت میں۔ کئی رسائل جاری ہوئے ہیں جن میں  
ہر طرف سے اصلی اور سچے اسلام کی صورت کو نسخ کرنے کے پیہم اور لگا۔ روشنی علی  
ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور اسلام کے مشائخ عظام اور  
آرپو کی طرف سے سخت گمراہ کن۔ اور زبردست تبلیغ ہے۔ اسلام کے گمراہ فرقوں  
میں سے شیعہ اور قادیانی بھی اپنی جماعتی تبلیغ کے۔ لوشائیں اور اپنی ڈیڑھ بیٹ  
کی علیحدہ مسجد چن کر مسلمانوں میں الحاد و بدعت کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ اہل سنت  
والجماعت ہر طرف سے احقر اصناف۔ ہمارے۔ رسائل۔ اخبارات۔ تحریر۔ تقریر۔

ٹریٹ۔ بینڈ بل۔ پوسٹر۔ غرض ہر ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے پھندوں میں پھنسانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ صوفیائے کرام کے مرجع و مرجل فریقہ پر بھی طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ مگر ہمارے علمائے کرام اپنی پرانی روش پر قائم ہیں اور عہد حاضر کے ذرائع تبلیغ کو کام میں لانا نہیں جانتے۔ اسلام کی سب سے بڑی خدمت ایسے رسائل و اخبارات کے اجراء سے ہو سکتی ہے۔ جو اصلی اور سچے اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور گمراہ کن تبلیغ اور تراصات کا مہذبانہ پیرایہ میں جواب دیکر اتحاد کی طرف تمام مسلمانوں کو دعوت دیں

حضرت فخر الاسلام زبدۃ العارفین مخدوم خواجہ حافظ مولانا محمد ضیاء الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ سے ازبہ مبارک کسی ایسے رسالہ کی سرپرستی کا تھا۔ حضور فرمایا کرتے ہیں تویم کی تاریخ منہ و وہ گو لگی ہے اور جس قوم کے اخبار و رسائل انہوں وہ بہری ہے۔ بڑا محض حضور کے ارشاد مبارک کی تعمین میں بغرض ہدایت عامہ مسلمین جازد۔ اسکے اجراء سے مالی فائدہ مقصود نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں نے توسیع اشاعت لیکر کارکنان کی حوصلہ افزائی کی تو امید ہے کہ رسالہ خدمت اسلام کے لئے بہت کچھ ذخیرہ خرید کر پاس مہیا کر دیگا۔ اور حجم بھی بڑھا دیا جائیگا۔ امید ہے کہ تمام اہل اسلام و ممالک و حلقہ بھلن پیر سیال خصوصاً سالہ کی اشاعت بڑھانے میں پوری کوشش کر کے کارکنان کی حوصلہ افزائی کا بلا شائبہ بنیں گے۔

چونکہ احقر کو حضرت زبدۃ العارفین جامع الشریعت و الطریقت سعیدنا و مولانا محمد زکریا صاحب بگور حمنہ اللہ علیہ کے ساتھ قلبی ارادت و نسبت کا۔۔۔ فخر حاصل ہے۔ لہذا تبرکاً و مرحوم کی یادگار میں رسالہ ہذا جاری کیا گیا ہے و ما توفیقی الا باللہ

دوست و ازمنہ ایڈیٹر

## سلف صالحین

مسلمانوں میں سبھی اسلامی روح پیدا کرنے کے لئے مشائخ عظام و دیگر بزرگان اسلام کے حالات کا شائع کرنا دورِ حاضر میں نہایت ضروری ہے۔ اسلام کی سچی تعلیم کا نمونہ اشیاء مجسمہ۔ ہر درجہ و تقویٰ اور حقیقی تصوف پر حامل بزرگانِ دین کے حالات سلسلہ وار برہاناً، اثناء نقل کے شائع ہوتے رہیں گے۔ فی الحال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات سے اس سلسلہ کو شروع کیا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ

(ایڈیٹر)

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اصلی نام عبداللہ کنیت ابو بکر اور لقب صدیق تھا آپ کے والد کا نام ابوقحافہ تھا آپ نہایت خوبصورت اور کشیدہ قامت تھے۔ بدن چھرا تھا۔ رنگ گورا چہرہ مقدس پر خفیف طور پر رگیں نمایاں تھیں۔ آپ کے سراپا عظمت نشان آپ کی برکت آگین و جہارت دیکھنے والے کو یقین دلا دیتی تھی۔ کہ آپ عرب کے اصلی ترین خاندان کے لوگوں میں سے ہیں۔ آپ عالی نسب تھے اس لئے صحیحہ النسب لوگوں کی دل سے عزت کرتے تھے۔

آپ حد درجہ کے متقی پرہیزگار اور نفس کشی پر قادر نہ تھے۔ زمانہ جاہلیت میں ہی آپ نے کبھی شراب منہ سے نہیں لگائی۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا میں اسے برد اور شروت کا محافظ تھا۔ اس لئے شراب نہیں پی۔

قبل بعثت۔ سرورِ عالم آپ نے خواب دیکھا کہ ایک سردارِ سرور آسمان سے ہام کعبہ پر بصد نشان و تجمل نازل ہوا اور اس کی روشنی تمام مکہ کی پھیل گئی پھر وہی نور سراپا یکجا ہو کر آپ کے ممکن میں داخل ہوا۔ آپ کو اس قدر مسرت ہوئی کہ آپ بیدار ہو گئے۔

بعد بعثت جس وقت رسول خدا نے آپ کو پیغام اسلام کی فرمایا کہ اے صدیق وہ نور جو تم نے خواب میں دیکھا تھا آسمان سے تمہارے مکان

میں آیا۔ وہ میری رسالت کا نور تھا۔ تم خدا کی وحدت اور میری رسالت پر ایمان لاؤ۔ آپ نے کہا **صَدَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم اور بصدق دل کلمہ شہادت پڑھا رسول خدا نے اکثر فرمایا۔ اور میں نے جس شخص کو اسلام کی طرف بلایا، اُس نے اسلام لانے میں تردد و تفکر کی نگاہ ضرور کی۔ لیکن ابو بکرؓ کے سامنے جب وقت میں نے اسلام کا ذکر کیا۔ تو اس میں تاخیر نہ ہوئی اور نہ تو تردد کیا اور نہ تاخیر کی۔

آپ ابتداء سے تجارت پیشہ تھے اور کپڑے کی تجارت سے خدا نے نل دنیا سے فارغ البالی دے رکھی تھی۔ آپ رسول خدا سے سن میں دو سال زیادہ تھے۔ ایک دن حضرت رسول خدا نے آپ سے دریافت فرمایا۔ یا صدیق میں بڑا ہوں یا تم۔ حضرت صدیقؓ نے جواب دیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ بڑے ہیں اور بہت بڑے ہیں۔ میں عمر میں دو برس زیادہ ہوں۔ آپ حضرت نے تبسم فرمایا۔ آپ سجدہ شجاع اور بڑے بہت والے تھے لیکن دل سجدہ نرم رکھتے تھے۔ کعبۃ اللہ میں جب کفار مکہ رسول خدا کی عبادت میں خللی انداز ہوتے تھے۔ اور مضحکہ کرتے تھے تو حضرت صدیقؓ آتے تھے۔ کسی کو بازو پکڑ بٹا دیتے تھے۔ کسی کو زمین پر گرا دیتے تھے۔ کسی کو اس زور سے ڈانٹتے تھے کہ سامنے سے ہٹ جاتا تھا۔ اور آپ بڑے جوش سے فرماتے تھے کہ اے گمراہ لوگو خدا نے بھوک و سستش کرنے والے کو نہ دے اور نہ خدا کا قہر تم پر نازل ہوگا

جب کہ قریش بہت ہی در۔ ہزار ہوئے رسول خدا نے جمع اہل اسلام کو مدینہ ہجرت کر۔ ماحکم دیا۔ جب جب جاچکے۔ رسول مقبول حضرت صدیقؓ آپ کے ساتھ تین دن غار تور۔ جو کے سے قریب ہے چھپرے حضرت صدیقؓ نے اپنا لباس پھاڑ پھاڑ کر غار کے سوراخ میں گزندوں کے ہونیکا احتمال تھا بند کئے۔ ایک سو باقی رہ گیا تھا۔ حضرت صدیقؓ اپنے اوٹوں کا انگوٹھا اس میں لگائے رہے۔ اس نہراخ میں سانپ تھا اس نے آپ کے انگوٹھے پر۔ کاٹا۔ رسول خدا نے اپنا لعاب دہن لگایا جس کی برکت سے سانپ کے زہر کا حضرت دہن کو کچھ احساس نہ ہوا۔ بلکہ آج تک آپ کی اولاد پر سانپ کا زہر اثر نہیں کرتا۔

روح الاولیاء ص ۲۴۲ باب ۱۰



رسول مقبول کے ساتھ اونٹ پر داخل مدینہ ہوئے انصار مدینہ بیرون شہر پیشوائی کے لئے آئے تھے۔ ایک سفید نشان ہوا میں لہرا کر ظاہر کر رہا تھا۔ کہ رسولؐ کی کوہن کا مختار خدا کی رحمت کی طرح مدینے میں نازل ہوا۔ مدینے کی عورتیں کوٹھوں پر مسرت کا گیت گارہی تھیں۔

یا محمد تجھ پہ ہم قرباں اسے گردوں رکاب  
اے عرب کے چاند اے دونوں جہان کے مقاب  
ہو گیا روشن مدینہ نور شمع طور سے  
چودھویں کا چاند شرمانا ہے تیرے نور سے  
ای رسولؐ کبریا جلوہ تیرا دیکھا کرے  
تو خدا کا نور ہے نور خدا دیکھا کریں  
تیرے نور پاک سے کون و مکان پر نور ہے  
تیر گئی کفر کھودی بنم جاں پر نور ہے  
یا رسولؐ کبریا حسرت بھری محفل میں آ  
آ خدا کے واسطے اپنے جگر کے دل میں آ  
حضرت صدیقؓ مدینے میں بھی رسولؐ خدا کے قریب سکونت اختیار کی اور اٹھتے بیٹھتے  
شمع رسالت پر پروانہ وار نشر رہے۔

بعد وفات سرور کائنات حضرت صدیقؓ پہلے شخص تھے جو و امجد و امجد کہتے ہوئے حجرہ  
نبویؐ میں داخل ہوئے۔ پیشانی کا بوسہ دیا اور کہا یا رسول اللہ آپ زندگی شیریں تھے  
اور حیات دینی سے کنارہ کش ہو کر شیریں تر ہو گئے

آپ مہاجرین و انصار کی متفقہ رائے سے جانشین ملیفۃ المسلمین تسلیم کئے گئے  
اور امر واقعی یہ ہے کہ آپ ہی اس قابل تھے۔ ہر دل ان کا قابلیت اور حق رہی سے  
متاثر تھا۔ صدیقؓ کو خلافت کی ضرورت نہ تھی لیکن خدا نے نیکو ان کی اشد رورت تھی  
آپ نے جانشینی کا مقدس بوجھ بڑے استقلال اور سچا ایمان داری سے اٹھایا

آپ نے منبر پر رونق افروز ہو کر خطبے میں بیان فرمایا۔ اے مومنین تم میرے سردار بنایا گیا  
ہوں۔ گو تم سب میں میں تم سب سے بہتر نہیں ہوں۔ میں سیدھی راہ پر چلوں میری  
ابتلا کرو اگر میرے قدم کو لغزش ہو مجھے سزا دے۔

آپ نے تمام معاملات میں رسولؐ خدا، مقدس احکام کی اطاعت کی رسولؐ خدا  
تبلیغ احکام کے متعلق خسرو اہل بصرہ و دیگر فرمانروایاں عالم کو خطوط

حضرت صدیق نے بھی پہلا کام یہی کیا کہ اسامہ بن زید کو لشکر اسلام کا سپہ سالار  
م کی جانب تبلیغ اسلام کی غرض سے بھیج دیا۔ اور خالد سیف اللہ و دیگر نامور ان  
ور یا نے فرات کی طرف فوجیں دیکر خسر و ایران کے پاس دعوت اسلام کے لئے  
یا۔ تبلیغ اسلام کی مزاحمت میں جو معرکے درپیش ہوئے۔ اور جبر طرح حق  
لام کا ساتھ دیا۔ اس کے متعلق تاریخی صفحات اسلام اور بانی اسلام کے  
نے کثرت قیامت تک دیتے رہینگے۔ ہم اس مختصر مضمون میں تفصیل سے قاصر ہیں  
صدق کا جو فرض منصبی تھا انہوں نے بجا ایمان داری سے پورا کیا گلشن اسلام  
جس مقام پر جو جو گل بوئے۔ ضروری اور موزوں تھے۔ انہوں نے بڑے سلیقے  
ب کر دیئے اور بالآخر ان کے مقدس اور شیر دل جانشین نے اس پاک گلشن  
فردوس بنا دیا۔ حضرت صدیق بیچر خلیق اور نہایت غنی تھے اپنا تمام مال شتاء  
میں صرف کر دیا تھا آپ جب قرآن پاک پڑھتے تھے۔ نواز و زار رویا کرتے تھے اور جب  
بکھڑے ہوتے تھے۔ تو اس قدر محویت طاری ہو جاتی تھی کہ آپ بالکل بھروسہ حرکت  
تے تھے۔ اور آپ کی قرابت شکر عورتیں اور بچے تک رد دیتے تھے۔

طبع خدا اور رسول کی توفیق کے بعد دروناگ تمہید سے شروع کرتے تھے۔ اور  
نے تھے۔ کہاں ہیں وہ خن وہ خوبصورت پیاری پیاری صورت والے جن کے  
امداری کی انتہائے مد کھلتے تھے۔ کہاں ہیں وہ بادشاہ جو بڑے بڑے شہر  
رتے۔ اور ان کے گراھیلے اٹھتے تھے۔ کہاں ہیں وہ زبردست بہادر جو  
ی کے زور۔ سداں جنگ میں فتح کا علم بلند کرتے تھے۔ کہاں ہیں وہ لوگ  
سے زیادہ خوبصورت۔ زیادہ قوت والے۔ اور تم سے زیادہ دولت مند تھے  
رنگ روپ خاک میں مل کر رہے ہو گیا۔ ان کی بڑیاں بوسیدہ ہو گئیں۔ بیشک  
نے انکی جڑ بنیاد اکھاڑ ڈالی۔ اور سب قبر کے تانیک گوشہ میں سما گئے۔ ہم کو  
جہاں سے جانا اور ضرور جانا ہے۔ اور اب اگر نیوالے کو منہ دکھانا ہے۔ انسان  
بڑ کرنا چاہئے۔ وہ خاک سے بنا ہے۔

خاک کر دینگے۔ آپ فرماتے تھے اپنی جان کو خواہش کی پیروی سے بچاؤ۔ کہو کہ جو خواہش طبع اور غضب سے محفوظ رہا اس نے نجات پائی۔ عمل خیر میں دیر نہ کرو کہ موت قریب ہے۔ ہو اور ہو بس مالک کو غلام کر دیتی ہے۔ اور صبر غلام کو مالک بنا دیتا ہے۔ امانت سے زیادہ کوئی راستی نہیں۔ خیانت سے زیادہ کوئی دروغ نہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دو برس تین ماہ دس دن خلافت کی۔ اور اس عرصہ میں اسلام کو دنیا کے بڑے حصہ میں پھیلا دیا آپ نے بید سادگی سے زندگی بسر کی معمولی کھانا کھایا اور موٹا جھوٹا کپڑا پہنا۔ آپ نے چار نکاح کئے۔ ایک بیوی کا پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ تین بیویاں آپ کے انتقال کے وقت زندہ تھیں۔ تین صاحبزادے حضرت عبداللہ، حضرت عبدالرحمن، حضرت محمد اسلامی دنیا میں یا دگار ہوئے۔ وقت آخر صحابہ رسول حضرت صدیق کی عیادت کیلئے آئے۔ اور پوچھا اگر آپ کہیں۔ تو ہم کسی حکیم کو معالجہ کے لئے بلا لائیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرا حکیم مجھ کو دیکھ چکا ہے۔ آپ نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ بنائے جانے کی وصیت کی اور حضرت عثمان سے وصیت نامہ لکھوا کر مہر کر دی۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وصیت کی۔ کہ میرے دو کپڑے، دو کمرانہیں میں حجہ کفنانا۔ اور۔۔۔ خدا کے مزار کے قریب دفنانا۔ تیرےٹھہر برس کی عمر میں ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۰ھ ہجری کو آپ داخل باغ فردوس ہوئے جس روز آپ نے انتقال کیا سخت زلزلہ، خسوس ہوا

## چالیس سوالات اور انکے جوابات

اعلیٰ حضرت لایع النور زیدۃ العارفین قباۃ عالم بادۃ نشین صاحب سیال شریف ادم اللہ تعالیٰ  
کی خدمت میں جناب مولوی محمد رفیع صاحب نے چالیس سوالات بغرض  
جوابات ارسال کئے تھے۔ حضرت رفیع نے تمام سوالات کے جوابات مسائل کی درخواست پر  
ہدایت اختصار کے ساتھ شریف کی آیات سے ارسال فرمادئے تھے۔ اگرچہ ظاہر

سوا بعض سوالات کا مکمل جواب معلوم نہیں مگر غور کرنے سے تمام مطالب طلب ہو سکتے ہیں  
 ایم تبرکات مولوی محمد حیات صاحب کا خط ان کے سوالات اور حضرت ممدوح کی طرف  
 سے جوابات اس رسالہ میں بغرض قایمہ حضرت علامہ کرام درج کرتے ہیں

( ایڈیٹر )  
 حضور نواسع النور زاد اللہ مجدکم و افاض علینا برکاتکم اسلام و علیکم رحمۃ اللہ و  
 بڑے ادب اور انکسار کی بات تھ چند سوالات ضروریہ کو خدمت عالیہ میں پیش کر کے استدعا  
 ہے کہ نظر پر امتناع کا ذرا نام و خدمت اسلام ان کے جوابات زیب رقم فرما کر عند اللہ  
 ماحور ہوں۔ یہ آپ کا فیض دور و نزدیک۔ اپنے و بیگانے سب کیلئے عام ہو گا۔ جو یقیناً  
 آپ کے لئے ہر دو عالم میں باعث فوز و فلاح ہے جوابات۔ کا لکھنا آپ کی مرضی پر موقوف  
 ہے۔ کہ (۱) ان سب سوالات کا جواب لکھیں۔ یا صرف بعض کا۔ (۲) بہتر ہے کہ اختصار  
 مد نظر رکھیں (۳) حوالہ جات کی چند ان ضرورت نہیں۔ اگر آپ لکھنا ضروری خیال فرمادیں  
 اے۔ (۴) اختلافی صورت میں وہی جواب تحریر فرمادیں۔ جو آپ کا مسلک ہے  
 فقہ اسلام۔ (نیاز مند محمد حیات کان الڈ لساکن جمالی ضلع شاہپور)

## سوالات و جوابات

سوال (۱) وہ / ناعلم ہے جو بات راحت دنیا و آخرت جو  
 جواب علی من عمل صالحات من ذکر او اتقى و هو مؤمن فلیجیبہ حیوۃ  
 جس نے بھی نیک کام۔ مرد و عورت بفرمایا صاحبان جو۔ توہ انکی زندگی  
 طیبہ و لاجبہ یتیم اہلہم۔ حسن ما کفو ایلعملون سورۃ نحل کو  
 اچھی سمجھائیے۔ اور ہم انکو عطا فرمائیں گے۔ انکا اجر بڑھائے۔ پر جو وہ کرتے تھے  
 (استفتاء صحیفہ توحید) باب دوم و ۵ و ۶ ایت ۱۲۰۔

سوال ۲۔ موجبات توبہ حق کیا ہیں۔

جواب ع من يطع الله ورسوله ويخش الله ويتقوه فأولئك هم الفائزون

اور جو حکم ملے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اللہ سے اور اس کے اسکی مخالفت بھی تو گنہگار ہے

سورة نور - وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَقَبِّلْ إِلَيْهِ تَبْيِيلًا

اور یاد کرتے رہو اپنے رب کا نام اور سب سے قطع کر کے اسکی طرف ہوجاؤ

سورہ مزمل، آیت ۸۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سُوْرَةُ عَلَقِ آیت ۱۹۔

اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو

استثناء ۴۰ باب ۴۰ ایت وزبور ۱۲۷ ایت ۶ و ۷ و ۸ -

سوال ۳۰ تصفیہ قلب کا بہترین طریق کیا ہے۔

سوال ۷۲۔ نصیبہ قلب کا بہترین طریق کیا ہے۔  
جواب ۷۲۔ وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْخَدَاةِ

اور قلمدان اپنے گوانے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام

وَالْعِشَى يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَانْقَعِدْ عَلَيْكَ عَنْهُمْ تَرِيدُ

چاہتے ہیں اس کی رضا مندی اور نہ بیٹے پاویں تمہاری آنکھیں ان سے کوٹھاپ

زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تَطْعُمْ مَنْ آغْفَلَ قَلْبُهُ عَنْ ذِكْرِنا

کرنے لگو اپنی زندگی دنیا کی آرائش اور کینامت بنوا کا جسکے دل کو مہینے غافل بنادیا اپنی یاد سے

وَتَبِعَ هَوْنَهُ وَكَانَ امْرَأَةً فَرْطًا سُوْرَةُ كُفٍ آيَةُ ١

اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام ہے گزرا ہوا ہے۔

استثناء ۱۸ باب ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ -

سوال ۴۔ عمدہ اصول طرز عمل حیات بتایا جا رہے ہیں۔ تعاونو اعلیٰ الائم

جواب ۴۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ

ہر ایک دو سر کے مددگار بنو نیکی کے مشن بنو الحق اور اس

وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ سورة

چون بیست و دو مرتبہ عذاب نہ آئے۔

اور زیادتی پر اور اثر ہے۔

المائدة آیت ۳

جواب ع۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ وَاهْرَبِ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ  
 قائم رکھ نماز کو۔ اور حکم کراجے کام کا اور منع کر بُرے کلمے اور صبر کر  
 عَلَى مَا آصَابَكَ اِنَّ ذَالِكَ مِنْ غَيْرِ الْاُمُورِ سورہ لقمان  
 اس مصیبت پر جو تجھے پہنچے ایسی کچھ وہ نہیں بہت کے کام۔

آیت ۱۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ  
 کبر و کرم ہی نثار اور سب عبادتیں اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کیلئے ہے  
 الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ ۚ وَاَنَا اَوَّلُ  
 رب العالمین ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور اسی توحید کا مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں سب سے  
 الْمُسْلِمِينَ ۝ سورہ انعام آیت ۱۶۳ اجماع صحیفہ (توریت) ۲۰ باب ۲۲ و ۲۳ آیت  
 پہلا فرمانبردار ہوں۔

سوال ع۔ سوانح قرب حق کون سے امور ہیں  
 جواب ع۔ وَمَنْ يُفِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ فَقَبْضُ لَهُ شَيْطَانًا فَيُؤَلِّمُ  
 اور جو شخص آنکھ چراتا ہے رحمت کی یاد سے ہم اس پر تعذبات کر دیتے ہیں شیطان  
 قَرِيْنًا ۚ وَاِنَّهُمْ لَيَبْصُرُوْنَ سَبِيْلَهُمْ وَلٰكِنْ لَا يَخْتَارُوْنَ ۚ  
 اگسا تھرتلیہ اور وہ شیطاں انکو روکی رہے اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ  
 مُهْتَدٰتٰن ۚ سورہ الزخرف آیت ۳۵ و ۳۶ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَسَتْ  
 وہ راہ پر ہوتی اور جو منکر ہیں انکے لئے تباہی  
 لَهُمْ وَاَضَلَّ السَّبِيْلُ ۚ ذٰلِكَ لِيَبْاَيٰهُمْ كِرْهُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ  
 اور اللہ نے جپا کر لئے۔ یہ اسلئے کہ انہوں نے ناپسند کیا اسکو جو اللہ نے ناپسند کیا  
 فَاحْبِطْ اَعْمَالَهُمْ ۚ سورہ ص آیت ۹ و ۱۰ اجماع ۲۷ باب ۱۱ اہم آیت  
 پس ناپسند کر دیا اللہ نے انکے اعمال کو

سوال ع۔ مقرب حق (فقیر) کی صحیح تعریف و علامات کیا ہیں اور کیا  
 یہ وہی ہے۔ یا کسی۔ مدح حقیقت مفصل ہے

جواب علیٰ قَدَّالِھِ الْمُؤْمِنُونَ وَالَّذِینَ هُمْ فِی صَلَاتِھِمْ خَاشِعُونَ

بیشک فلاح پائے ایمان والوں نے جو اپنی نمازیں خشوع کرنے والے

وَالَّذِینَ هُمْ عَنِ النَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِینَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

اور جو لغو بات سے منع موڑنے والے اور جو زکوٰۃ ادا کرنے

فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِینَ هُمْ لِأَفْرَجِھُمْ حَفِظُونَ ۝ اِلَّا عَلَىٰ

والے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں بجز اپنی

اَزْوَاجِھُمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اِیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مُلَوِّمِیْنَ ۝

بیبیوں یا اپنی لونڈیوں کے کیونکر (اسیوں) ان پر کچھ ملامت نہیں

فَمِنْ اَبْتٰغٰی وَّرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِینَ

پھر جو طلب کرے اسکے علاوہ تو وہی لوگ حد سے گذر جائیوے ہیں۔ اور جو اپنی

ھُمْ لِامْتِنَیْھُمْ وَعٰہِدِھُمْ اَعُوْنَ ۝ وَالَّذِینَ هُمْ عَلَىٰ

امانتوں اور اپنے عہد کا خاطر رکھنے والے۔ اور جو اپنی نمازوں

صَلٰوٰتِھُمْ یَحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰسِعُونَ ۝ وَالَّذِینَ

کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ دارشہا بنیوے ہیں۔

یُورِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۝ هُمْ فِیْہَا خَالِدُونَ ۝ سورۃ مومنون ۱۱

دارشہا ہونگے فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

۱۰ آیت۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِینَ یُؤْتِیْنَ عَلٰی الْاَقْرَبِ مَوْنًا

اور رحمن کے بندہ وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستہ (اور جب ان

وَ اِذَا خَاطَبَھُمْ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامٌ ۝ وَالَّذِینَ یَبِیْتُوْنَ

سے بات کر لیں جاہل لوگ دتو کہندے سلام۔ اور وہ جو رات گزارتے ہیں

لِیْسَ ھُمْ سَاجِدٌ اَوْ قِیَآمًا ۝ الَّذِینَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَصْرِفْ

انچہرے آگے سجدہ اور قیام۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار سے

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ عَذَابُہَا کَانَ غَلَاظًا ۝ اَسْمَلَتْ

ہمارے رکھ دوزخ کا عذاب۔ عذاب لازم ہو جائیوے گا۔ بلاشبہ وہ برا

مُسْتَقَرًّا أَوْ مَقَامًا وَالَّذِينَ إِذَا انْقَضَوْا أَلْسِنُهُمْ أَوْ لَمْ يَقْتَرُوا وَ  
 تُحْكَمُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُرَامَقُوا - اور وہ لوگ کہ جب فیض کرنے لگیں تو نہ فضول قریب کریں اور جنگ کریں  
 كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوْمًا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

انکا فرج ان دونوں حالتوں میں آئے اور وہ جو نہیں بکارتے اللہ کے سوا اور دوسرے معبود اور نہیں مقرر کرتے  
 وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ  
 كَسَى نَفْسٍ كُفْرًا حَرَّمَ اللَّهُ حُرَامًا كَرِيهًا - اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو ایسا

يَفْعَلُ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ  
 كَرِيهہ ہلکے بڑے وبال سے اُسکیلے بڑے عذاب کا عذاب قیامت کے دن اور

يُخْلِدُ فِيهِ مَسَاءَتُهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا  
 ہمیشہ اس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا

فَأُولَٰئِكَ يَبْدِلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا  
 تو یہی لوگ ہیں کہ اللہ بدل بیوگا انکی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ بخشنے والا ہے

رَحِيمًا وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا  
 مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بیشک وہ رجوع کرے اپنے اللہ کی طرف رجوع

وَالَّذِينَ لَا يَشْعُرُونَ الزُّلْمَ إِذَا زُلِمُوا إِذَا نَادَوْا لِلْغَوْمِ مَا كَرِهْنَا  
 اور جو نہیں دیکھتے اور جب گزرتے ہیں بہودہ مشغلہ پر تو گزر جاتے ہیں

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِفُوا عَلَيْهَا حَتًّا وَهُمْ يَحْسَبُونَ  
 بزرگاز پر اور اگر انکی ہر رو دکھائی آیت سے تو انہیں نہیں گرتے ہرگز

وَالَّذِينَ يَقُولُوا كَسَبَتْ بِنَا رَبِّنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذَرِنَا  
 اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اسے ہمارے بچہ گار ہم کو عنایت فرما ہماری بیسیوں اور اولاد کی

فِرْقَةٍ أَعْيُنُ وَأَجْعَلْنَا لِمَنْتَهُنَّ إِيْمَانًا أُولَٰئِكَ يَجْزَوْنَ  
 طرف سے انہوں کی عین اور ہلکے ہونے کا رونا

الْخُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلْقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَبَرْدًا يَلْقَوْنَ فِيهَا قَارِعًا خَالِدِينَ فِيهَا  
 باوجود اس صبر کے کہ انہوں نے صبر کیا اور

يَا خَالِدِينَ فِيهَا وَبَرْدًا وَبَرْدًا يَلْقَوْنَ فِيهَا قَارِعًا خَالِدِينَ فِيهَا  
 جاؤ گے وہاں عاف اور سلام سے ہمیشہ



فِيهَا حَسَنَتٌ مُسْتَقَرَّةٌ وَمُقَامٌ سُوْرَةُ فرقان ۶ تا ۷ آیت

اُن میں رہنے کے وہ کیسا اچھا مکان اور مقام ہے

۱۱۸ و ۱۱۹ زبور ذلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

یہ اللہ کا فضل ہے عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑا

الْعَظِيمُ سُوْرَةُ جمعہ ۴ آیت انجیل متی ۵ باب ۱۲ آیت ۱۱۸

فضل دہ ہے

۱۱۹ زبور استثناء ۱۸ باب ۵ آیت -

سوال ۷۱ موجبات نجات از عذاب (منجیات) کو نے ہیں ؟  
جواب ۷۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تَجَارِعِ تَجِيحِكُمْ

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو بچا

مِنْ عَذَابٍ إِلَيْهِ تَوَمِّنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ

نے درد ناک عذاب سے - وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے - یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم

تَعْمَلُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

سمجھو بخشد گناہ تمہارے گناہ اور تم کو داخل فرماوے ایسے باغوں میں کہ بہت ہیں

تحتها الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٌ طَيِّبٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكُمْ فَوْزٌ

اُنکے نیچے نہریں اور عمدہ مکانات میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہو گئے، یہی بڑی

الْعَظِيمُ ۝ وَالْآخِرَىٰ خَيْرٌ مِنْهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۝

کامیابی ہے اور ایک (ثبوت) اور بھی ہے جس کو چاہتے ہو (یعنی) مدد اللہ کی قریب ہے

سُوْرَةُ صفہ ۱۰ تا ۱۲ آیت

سوال ۷۲ افضل اعتقاد کون سے ہیں۔ اور نیز افضل اعمال

کون سے ہیں ؟

بَعَثَ اِنَّ الدِّينَ قَالُوْهُ رَبُّنَا اللّٰهُ ذُبُرَ اسْتَقَامُوْهُ مُسْتَرَلٌ

بیشک جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر بے رہے تو اترتے ہیں  
عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الْاَتْخَاۡفُوْا وَاِذَا تَخَرُّوْا وَاِتْبِرُوْا بِالْجَنَّةِ

ان پر فرشتے کر خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہوؤ اور مژدہ سنو اس جنت کا  
الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ هُنَّ اَوَّلِيُوْكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

جس کا تم ہے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم ہی تمہارے کارساز تھے دنیا کی زندگی میں  
وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتٰهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا

ور آخرت میں۔ اور تمہارے لئے وہاں جو جو ہوگی جس چیز کو تم چاہا اور تمہارے  
مَا تَدْعُوْنَ تَزُوْرُۙ مَنْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَنْ اَحْسَنُ فَاَلَا

ہاں حاضر ہوگی جو کچھ مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ اور اس سے بہتر کسکی بات ہو سکتی  
يَمُنُّ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمَلٌ صٰلِحًا وَقَالَ اِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

جے جو بلائے اللہ کی طرف سے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں ہوں  
اَلَا تَسْتَوِيۤ اَعْسَنَةٌ وَّلَا سَيِّئَةٌ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ

اور برابر نہیں ہوتی ٹکی اور ای سے مدد مانگ کر برائی کو ایسی خفست سے جو  
اِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا

زہو کیا ایک وہ شخص کہ تم میں اور میں دشمنی ہے گویا وہ دوست ہے رشتہ دار۔ اور یہ  
اَلْغٰثِ اِلَآ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يَلْقٰۤىۤ اِلَآ اَذُوْحٰطٌ عَظِيْمَةٌ

خلعت انہیں کو دی جاتی ہے۔ جو صبر کرتے ہیں اور اللہ کو سامنے جاتی ہے بڑے اسیاح سے  
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاَنْتَ عِنْدَ يَاسِ اللّٰهِ

ہاں اگر تم کو باز رکھے شیطان کی طرف سے کوئی دوسرا توبہ مانگو اللہ کی  
نَۡهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُوْرَةُ حَمْدِ السَّجْدَةِ ۳۰ تا ۳۶ آیت

لک وہ سنئے ولا جائے ولا ہے

## امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل

ذیل میں ہم سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و حکیمانہ اقوال غرر الحکم و درر الکلم سے نقل کر کے تحریر کرتے ہیں۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ بوجہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ائدینہ العلم و علی بابہا علم و حکم کے خزن تھے۔ جناب امیر المؤمنین کا مقولہ یہ کہ میرے سیدنے میں علم کا ایک بیشمار خزانہ موجود ہے۔ ہم انشاء اللہ اپنے رسالہ میں حضرت کے مافوظات کا سلسلہ جاری رکھینگے (ایڈیٹر)

(۱) جو شخص استخارہ کرتا ہے وہ نام نہیں ہوتا۔ اور جو شخص مشورہ سے کام کرتا ہے وہ غلطی میں نہیں پڑتا۔

(۲) جو شخص مغفرت اور معافی چاہتا ہے وہ معرض عتاب میں نہیں آتا۔ اور جو شخص بصیرت میں جبر کرتا ہے بصیرت اسکے پاس نہیں آتی۔

(۳) جو شخص سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے وہ ذلت نہیں اٹھاتا۔ اور جو جبر کرتا ہے وہ ناکام نہیں ہوتا۔ اور خسارہ نہیں پاتا۔

(۴) یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ ہر ایک طلب کار ناکام رہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر ایک تیر چلانے والے کا تیر نسلنے پر لگے۔ یعنی کامیابی اور ناکامی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ انسان کا کام صرف سعی و کوشش ہے۔

(۵) نہ ہر ایک مفتون (مبتلائے فتنہ) قابل عتاب ہے اور نہ ہر ایک گناہ گار ایق عذاب ہے۔

(۶) جو اخراجات ضرورت سے زائد ہوں۔ وہ اصراف اور جن میں حرص نفس شامل نہ ہو۔ وہ درجہ قناعت ہے۔

(۷) تکبر و دی شخص کرتا ہے جو فرومایہ اور پست پایہ ہو۔ اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے جو عاقل ہو اپنے آپ کو ناقص دیکھتا ہے جو کامل ہو۔ اور اپنی رائے پر مضبوطی ہوتا ہے جو جاہل ہو۔

(۸) نیکیوں کے حق میں کوئی چیز عزا سے زیادہ مضر نہیں۔ اور فضائل کے

- حاصل کرنے میں عقل کے برابر کوئی چیز مفید نہیں
- (۹) تقویٰ اور پرہیزگاری کے برابر دین کا کوئی مصلح (درست کرنے والا) خواہش کے برابر کوئی چیز عقل کے مخالف اور دنیا کے برابر کوئی چیز دین کی مفسد نہیں۔
- (۱۰) جس شخص کے بھائی بند شقاوت میں پرے ہوں۔ اسکو سعادت مند ہی حاصل نہیں ہو سکتی اور جسکے پڑوسی ذلت میں گرے ہوں۔ اس کو عزت نہیں مل سکتی
- (۱۱) حیاتی موت سے زیادہ نزدیک ہے۔ جو چیز فوت ہو جائے۔ اس کا پانا نہایت دشوار اور بعید ہے
- (۱۲) آدمی کو جو زینت خدا تعالیٰ کی اطاعت سے ہوتی ہے۔ وہ کسی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو تقرب عبادت الہی سے ملتا ہے۔ وہ کسی چیز سے نہیں ملتا۔ موت امیدوں سے نہایت نزدیک ہے۔ اور امیدیں عمل کو سخت نقصان پہنچانے والی ہیں اور اسکی مفسد ہیں۔
- (۱۳) جو شخص فہیم ہو۔ وہ محتاج اور نادار نہیں۔ اور جس شخص نے علم کو زندہ کیا وہ کبھی مردوں میں شمار نہیں ہوتا۔
- (۱۴) جو شخص بقا اور زندگی چاہتا ہے۔ وہ کبھی زندہ نہیں رہتا۔ اور جو موت کا طلبگار نہ رہتا ہے۔ وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔ (یا موت جسکی طلبگار ہو وہ اس سے نجات نہیں پاتا)
- (۱۵) جو ستم گناہوں میں مبتلا ہو کر دنیا کی کوئی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔ تو گویا اسکے نعمت علم حاصل نہیں
- (۱۶) جو شخص دل میں فضول اور لمبی امیدیں باندھتا ہے۔ وہ عقلمند نہیں۔ اور جس شخص کا عمل بُرے اور خراب ہوں وہ خوش حال اور خوشدست نہیں۔
- (۱۷) جو شخص اپنی قدر جانتا ہے۔ وہ ہلاک نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اپنی حد سے بڑھ جاتا ہے۔ وہ عقل نہیں رکھتا۔
- (۱۸) ظالموں سے علاوہ نہایت نزدیک۔ اور مظلوموں سے نفرت الہی نہایت قریب ہے۔

(۱۹) - جیسا کہ باہمی مشورہ کرنے سے صحیح رائے معلوم ہوتی ہے۔ ایسی اور کسی صورت سے معلوم نہیں ہوتی۔

(۲۰) - جو شخص وعدہ کو ٹالتا رہتا ہے۔ وہ اگر پورا بھی کر دے۔ تو اس میں کچھ لطف نہیں۔ اور جو شخص دیکر جتنا تلبت۔ اس کی عطا میں کچھ مزہ نہیں آتا۔

- آریہ کیا کھاتے ہیں۔

آریوں کو کھانے میں بڑی دقت ہے۔ منوجی فرماتے ہیں

(۱) بدست۔ غصہ ور۔ آتر۔ انہوں کے ان کو اور جس ان میں بال یا کیڑا پڑا ہو۔ اور جو ان قصداً پاؤں سے چھو آگیا ہو۔ ان سب کو بھو جن نکر سے (منوسمتری ۴۱۱ اور ہیاو شلوک ۲۰۶)

(۲) حمل گرائے والی عورت اور حیض والی عورت کا چھو اہوا اور جانوروں کی کچھل سے پھوڑا ہوا اور کتے کا چھو اہوا ان نہ کھائے (شلوک ۴۰۸)

(۳) گشو کا سو نگھا ہوا گیہ وغیرہ میں وہ ان جو باواز بلندیہ کھسکر کہ کون بھو جن کر دیا دیا گیا ہو۔ اور جماعت کا ان اور بیواؤں (طرائف) کا ان ان سب بھو جن کی پنڈت لوگ مند کرتے ہیں۔ (شلوک ۲۰۶)

(۴) چور گائے والا۔ بڑھی۔ بیاج سے جینے والا۔ جسکی گبیہ میں ابھی سماپت نہیں ہوئی بخیل اور قیدی کا ان (پانچواں شلوک ۲۱۰)

(۵) عیب دار یعنی بد خصلت آدمی۔ مخنت۔ دھوکا باز وغیرہ کا ان۔ اور باسی یعنی وہ ان جو بغیر کسی ترشی کے ملائے کھا ہو جائے اور شورور کا جو ٹھانہ کھانا چاہئے (شلوک ۲۱۱)

(۶) حکیم۔ شکاری۔ محبت زدہ ظالم۔ ہیرحم۔ جو ٹھانہ کھانیوالا۔ سخت نہ ہضم نہ ہونے کے لائق اور زچہ خانہ دیر انداز و ابھو جن نہ کھانا چاہئے۔ اور جہاں ایک قطلہ میں لوگ کھاتے ہوں۔ آدمی حقارت کے واسطے انہیں سے ٹھکر

(کرلا) کرنے لگے تو بھی نہ کھائے (شلوک ۲۱۲)

(۷) جو ان واجب التعظیم آدمی کو بے قدری سے دیا جائے۔ اور فتور بخش خوراک جو وہ انہوں کو کھلائی ہو اور وہ ان جسم چھینک پڑی ہو نہ کھایا جائے (شلوک ۲۱۳)

(۸) چغلاخور۔ یگیہ کر کے پھر اسکو پیچنے والا۔ نٹ۔ درزی۔ احسان نہ ماننے والا (شلوک ۲۱۴)

(۹) لوہا۔ نکھاؤ۔ نٹ۔ سوائے گائے والے کے ان دونوں پیشوں سے اوقات بسر کرنے والا اور سنار۔ بنکھور۔ ہتھیار پیچنے والا۔ (شلوک ۲۱۵)

(۱۰) جو دوسرا شوہر ہونے سے راضی رہتے ہیں۔ جو عورت سے مغلوب ہوں۔ جسکی موت کا دسواں ہوا ہو۔ انکا ان اور جو ان آسودگی ہنہن بخشا یہ سب ان بھوجن نکرنا (شلوک ۲۱۶)

۱۱ کتھوں سے کھیل کو دکر بسر اوقات کرنے والا۔ کلوار۔ دھوبی۔ رگرمیز۔ جلا د جس عورت کے گھر دوسرا شوہر ہو (شلوک ۲۱۷)

۱۲ دل بنانے والا۔ دھوبی۔ ان دونوں کا ان حسب سلسلہ اولاد طاق کو کھوتا ہے۔ اور جماعت اور رندی کا ان اس سوگ لوک کو کھوتا ہے۔ جو کمزور سے ملنے والا ہو (شلوک ۲۱۸)

۱۳ علاج کرانے والا۔ زنا کار۔ بیاج سے اوقات بسر کرنے والا۔ ہتھیار پیچنے والا۔ ان سب کا ان حسب سلسلہ پیپ۔ بیج۔ لہنا۔ کیکر ہل کے برابر ہے (شلوک ۲۱۹)

۱۴ جتنے ان کھانے کے لائق نہیں ہیں۔ وہ سب حسب مفصلہ بالا کھال اور ہڈی اور بال کے برابر ہیں۔ (شلوک ۲۲۰)

۱۵ شودر کا پکا یا ہوا کھانا نہ کھانا چاہئے (شلوک ۲۲۱)

خلاصہ

حسب تصریح مندرجہ بالا شاستر میں ذیل اقوام اور طرقوں کا ان کھانا

ہے۔ بڑھتی۔ شور۔ نٹ۔ درزی۔ لوہار۔ بسکھور۔ کلوار۔ دھوبی۔ رنگر۔ پیراجہ۔  
سار۔ چار۔

مندرجہ ذیل کے چھوٹے ہوتے کا کھانا منع ہے۔  
بہست۔ غصہ۔ در۔ آتر۔ حمل گرانے والی عورت۔ وہ عورتیں جو دوسرا شوہر کھتی  
ہوں۔ وہ ان جو پاؤں سے چھو گیا ہو۔ جانوروں کی چونچ کا پھوڑا ہوا۔ گٹو  
کاسو ٹکھا ہوا۔ نیل۔ قیدی۔ پاجھولاں۔ عیب دار۔ بد خصلت۔ محنت۔ احسان  
نہ ماننے والا۔ جو عورت سے مغلوب ہو۔ علاج کرنے والا۔ دھوکا باز۔ حکیم۔  
شکاری۔ مصیبت زدہ۔ بے رحم۔ جو ٹکھا کھانے والا۔ جس پر چھینک پڑی ہو  
زنا کار۔ بیاج سے براوقات کرنے والا۔ کنجوس۔ شورور کا پکا پا ہوا۔  
منوجی ہماراج کے مذکورہ بالا قواعد پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ کوئی آکر کسی  
کا آن کھا سکتا ہے۔ نہ کھلا سکتا ہے۔ ورنہ منو کے قواعد پر کسی طرح عمل  
نہیں ہو سکتا۔ (ماخوذ -)

### اسلام اور عیسائیت کا فاصلانہ موازنہ

مرزا جید ملتان صاحب برطانیہ کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ملکہ مظہر کے  
مغز و مقدر رشتہ داروں میں سے ہیں۔ آپ حال ہی میں ملکہ گیشی اسلام ہوئے ہیں آپ نے  
محاسن اسلام کا تذکرہ کیا ہے جکی کشش نے آپ کو مسرور و گردیدہ کر لیا۔ آپ نے ایک انگلش مٹس پیر میں  
ایک عالمانہ مضمون شائع کرایا ہے جس میں آپ نے اسلام کی خوبہ نگو نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے  
ہم آپ کے فاصلانہ مضمون کا ترجمہ درج رسالہ کرتے ہیں تاکہ انگریزوں کو بہت سی تلافیوں کیلئے خواہ ثابت لگی  
جو نہی کریں سن رشد و تمیز کو پہنچا ہوں۔ اسلام کا نورانی جمال اور اسکی قدرتی طہارت  
میرے دل کو ہمیشہ ہی لبھاتی رہی ہے۔ اگرچہ بلحاظ پیدائش اور تربیت کے میں آغوش عیسائیت  
میں نشوونما حاصل کیا ہے۔ لیکن میں نے کبھی اسکی کلیسا کے اعتقاد اتی روپ کو درخور یقین  
خیال نہیں کیا میں نے ہمیشہ یہی یاد

رکھائے۔ حسب الاوقات میں نے بھی ترقی حاصل کی۔ اور میں اس بات کا متنی ہوا کہ مجھے اپنے خالق کی طرف سے طمانیت قلب حاصل ہو۔ میں نے معلوم کیا۔ کہ کلیسائے روم اور کلیسائے لندن حقیقتہً میرے لئے کسی کام کے نہیں ہیں۔ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے میں نے صرف اپنے ضمیر کے احکام کی فرمانبرداری کی ہے۔ اور محض ضمیر کے فرمانوں کو مان لیا ہی اسلام ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں آگے سے زیادہ اچھا اور راست باز ہو گیا ہوں۔

### مسئلہ اشتراکیت کا حل صرف زکوٰۃ ہی ہے

دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جس کو متعصب اور جاہل شخص نے اس طرح سے متہم کیا ہو۔ جس طرح سے اسلام کو متہم کیا گیا ہے۔ تاہم اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام ہی ایک ایسا حل پیش کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہی ایک مذہب ہے۔ جسکی تعلیم یہ ہے۔ کہ زبردست زیر دست کے کام آئے۔ اور دولت و ثروت کو اس لئے حاصل کیا جائے۔ کہ ان کی اعانت سے غربا پروری کی جاسکے۔

### تقسیم آبنائے آدم

انسانیت تین درجوں میں تقسیم ہے۔ پہلا طبقہ افراد کا جو ہر ذوق من لیساء بغیر حساب کے تحت میں داخل ہے یعنی وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ اپنے خاص خلائق سے نوازا ہے، دوسرے وہ ہیں جنہیں اکل مایحتاج یا ضروریات زندگی کے لئے کوئی کام کرنا پڑتا ہے تیسرے اور آخری درجہ ان بندگان خدا کا ہے۔ جو پیارے میکاری ہیں جو غریب مثلاً براہ راست سے دور بھینک دئے گئے ہیں۔ اور اس افتاد میں وہ محض بے قصور ہیں ان پر انزوا و خروش منصفانہ و متوازن ایام سنیہ میں جبکہ ہر فرد شہر سخت ترین مروتیت اور دباؤ کے ماتحت زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور اپنے کام کاج میں مصروف ہے۔ ہم مجبور ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ نکالیں۔ کہ جو ان تینوں طبقوں کے ساتھ مطابقت و موافقت رکھ سکے۔ خدا کے مقدس رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ الہام ربانی ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ ان کی ہدایت کتاب مقدس قرآن و شریعت میں درج ہے۔ جو کہ خدا کی آخری الہامی کتاب ہے۔ ہم مسلمان اس بات کے منہ



ہر قوم میں اپنے پیام بردار بھیجے ہیں۔ اور وہ بدھ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہم کے اجماع میں جلوہ آرا ہوئے ہیں۔ ہم اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ جتنی کتابیں الہامی ہیں وہ سب کا سب اپنی اصلی اور قدیمی صورت میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے تھیں وہ ہدایت کے کچھ سعید اور فخر خندہ اختر لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے باعتبار دولت اچھے مقام پر قائم فرمایا ہے۔ وہ اپنی سالانہ آمدنی میں سے کم از کم ۲ فیصدی اپنے محتاجوں کو مرحمت فرمائی ہیں۔

### صحیح اشتراکیت اسلام ہی سکھانا ہے

اس کے ساتھ ہی ہمیں پیشہ ور بھیک مانگنے والوں کی تخلیق سے روکا گیا ہے۔ ہمیں اچھے چٹاؤں کی اعانت و حمایت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو فی الحقیقت محتاج امداد ہیں۔ اور اس بات کے اہل ہیں کہ ہم ان کی طرف دست حمایت بڑھائیں اور انکو اس قابل بنادیں کہ وہ جدید اجراء کار کے لئے اقدام عمل کر سکیں۔ یہ صرف اس فرضیہ زکوٰۃ کی وجہ سے ہے کہ مالک اسلام میں بیکاری عملی اعتبار سے بالکل مفقود ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام ایک اشتراکیت نواز مذہب ہے۔ تو میری مراد اس سے یہ نہیں ہوتی کہ اسلام کی اشتراکیت نوازی ان تخیلات اشتراکیت کے مشابہ و مماثل ہے۔ جو مغربی دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن سے ہم بخوبی آشنا ہیں۔ ہر ضلوة جمعہ میں ہم مسلمانوں کو اس فرضیہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہم اپنے فرمان روا کے فرمانبردار ہیں۔ اس بات کی کوئی تخصیص نہیں ہے کہ وہ فرمان روا کون ہے۔ یہ حکم کس لئے ہر جمعے ہمیں سنایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اسلام میں بغاوت ایک گناہ ہے۔ اگر ظالم حاکم کے ماتحت مصالحت و سکون کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ تو ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم ہجرت کر جائیں۔

### اسلام کمزور کشتی کا سخت مخالف ہے

مزید برآں اسلام شخصیت اور ذہن و مہی کا قائل ہے۔ اسلام تعمیری مذہب ہے۔ تخریبی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی مالک اراضی مالدار ہے۔ اور اس کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ زمین کی کاشتہ تاکرے۔ اور وہ کچھ عرصہ تک اس بات سے مجتنب رہتا ہے۔ تو اس کی زمین پہلے

منہ میں چلی جاتی ہے۔ اور فقہ اسلام کی

رو سے اس مالک زمین کی زمین اس شخص کے قبضہ میں چلی جاتی ہے۔ جو سب سے پہلے اس کی کاشت کرتا ہے۔ اسلام جوئے اور بر اس کھیل کا سخت مخالف ہے۔ ہمیں برتری مفض اتفاقاً حاصل کی جائے۔ اسلام تمام نیشی چیزوں کو حرام اور ممنوع قرار دیتا ہے۔ سو کو ناجائز ٹھہراتا ہے۔ اور یہ سود ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جسے بنی نوع انسان کو کافی غم و الم میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس طرح اسلام میں کوئی شخص بھی اس ذلیل ذریعے سے منفعت حاصل نہیں کر سکتا۔ کہ جو بڑا مالدار ہے وہ کم قسمت انسانوں کا مال بھی اپنے اند وختہ میں شامل کر لے۔

### مساواتِ نساء

ہم نہ تو عقیدہ خود عنایت یا کرم لیکھ کے قائل ہیں۔ اور نہ ہی مسلک جبریت کے معترف ہیں۔ ہم صرف تقید پر ایمان لانے والے ہیں۔ یعنی اس بات کے ماننے والے ہیں۔ کہ قوانین قدرت متعین کر دئے گئے ہیں۔ اور اتنی ذکاوت مرحمت فرما دی گئی ہے۔ کہ ہم ان قوانین کی اقتدا کر سکیں۔ ہمارے ہاں ایمان بدوں اعمال ایک پتہ مکتوب کی طرح ہے۔ کیونکہ جب تک ہم اس کے مطابق و موافق عمل پیرا نہ ہو جائیں۔ صرف ایمان بذات خود بالکل ناکافی ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ ہمیں اتنی طور پر اپنے اعمال کا دنیا اور عقبے میں جو ابدہ ہونا پڑے گا جسے اپنی صلیب آپ غانی ہے۔ اور کوئی کسی کے گناہ کا کفار نہیں بن سکتا۔ اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ سان فطرتاً معصوم پیدا ہوا ہے۔ یہ سمجھنا ہے۔ کہ مرد اور عورت ایک ہی نفس سے پیدا ہوئے ہیں۔ دو نو کو ایک ہی روح عنایت فرمائی گئی ہے۔ اور انہیں غمی۔ روحانی اور اخلاقی ترقیات کیلئے بالکل مماثل و منشاہ قابلیتیں مرحمت فرمائی گئی ہیں۔

### مساواتِ اسلام

میں اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ میں عالمگیر مساوات اسلام کے حلق کچھ بیان کروں۔ یہ ایک مسلمہ ہے۔ ہے۔ ممالک۔ مملوک۔ امیر اور غریب

سارے کے سارے بالکل ایک جیسے ہیں۔ میں نے یہ ہمیشہ معلوم کیا ہے۔ کہ میرے بھائی مسلمان روح روان احترام و اکرام ہیں۔ اور یہ کہ میں انکے قول و اقرار پر یقین کر سکتا ہوں۔ انہوں نے میرے ساتھ ہمیشہ اس طرح کا سلوک کیا ہے۔ جس طرح ایک انسان کو انسان اور بھائی کے ساتھ کرنا چاہئے۔ انہوں نے ہمیشہ ہی میرے لئے اعلیٰ درجے کی جہان داری قائم رکھی ہے۔ اور میں نے انکے میل ملاپ سے ہمیشہ ہی یہ محسوس کیا ہے۔ کہ میں مانوس ہو گیا ہوں۔ اختتام کلام پر میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ میں یہ کہدوں کہ جہاں اسلام ہر روز کی زندگی میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ آج کل کے مزعومہ و مومومہ عیسائیت اپنے معتقدین کو بلحاظ اصول بالواسطہ اور عمل میں بلا تفاوت یہ تعلیم دیتی ہے۔ کہ انہیں صرف اتوار کے دن دعائیں مانگنا چاہئے۔ اور ہفتہ کے باقی دنوں میں مخلوق خدا کا شکار کرنا چاہئے۔

### مسلمانوں کی موجودہ حالت

(از جناب بیرونی اللہ صاحب وکیل ایٹ آباد)

عجب ناگفتہ بہ ہے اپنی حالت	خدا جانے ہمیں کیا ہو گیا ہے
کہاں ہے اب وہ اسلامی اخوت	کہ شاید جس پہ قرآن خدا ہے
ہر نبی بھائی کو بھائی سے محبت	ہر اک گھر میں بھی فتنہ بپا ہے
تکبر اور ایمان ایک دل نہیں	نہیں رہتے یہ قول مصطفیٰ ہے
مگر اسلامیوں کی رائے میں اب	تکبر ایک اسلامی ادا ہے
اشداء علی الکفار منسوخ	عمل اس کے مخالف پورا ہے
در اغیار ہر جھکتی ہے گردن	تعجب ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے
اشداء علی الاعمام و اخوان	نیا قرآن اب نازل ہوا ہے
کہاں وہ اسوۂ اخلاق اعظم	کہاں اپنی راہ و رسم خطا ہے
کہاں وہ محرابین است	کہ جن کا ذکر بھی شمع بدی ہے

کے اب یاد رہے اوفوا بعہدی  
 نئی جنت ہے اور دوزخ نئی ہے  
 علوم دین سے ہے اتنی دوری  
 نہیں باقی کوئی غازی نہ رازی  
 نہ پیران طریقت میں کراست  
 نہ خدام ادب میں میسرود  
 تمنائیں ہماری پست و بے کیف  
 نہیں گردش کا اپنی کوئی محور  
 معلوم جاتے ہیں کدھر ہم  
 سورت نہیں چارہ گری کی  
 مگر نو۔ اے مابسیا  
 نئے معنوں میں اب لفظ و فائے  
 نیا محشر نیا روزِ حسرا ہے  
 کہ قرآن میں نے انگریزی پڑا ہے  
 یہ دنگل آجکل خالی پڑا ہے  
 نہ شاگردوں میں وہ صدق و صدا  
 نہ مسند پر نظام الاولیا ہے  
 ہماری آرزو پا در ہوا ہے  
 نہ اس گردش کا کوئی مدعا ہے  
 ہماری منزل مقصود کیا ہے  
 مرض شاید ہمارا لا دوا ہے  
 پراہیے زکفر ستاں برآید

### معجزہ شفق القمر مہابھارت کی شہادت

”نئے اخبار معاصر سکس“ نے ایک مختصر مضمون شائع کیا تھا جس میں شفق القمر پر بحث کی گئی تھی۔ مضمون علمی لحاظ سے دلچسپ ہے۔ جس کو ہم ناظرین کی نذر کرتے ہیں۔

”چاند کے ایک فوٹو کو جو نظر غائر سے دیکھا گیا۔ تو اس میں بعض ایسے نشانات نظر آئے۔ جن سے پتہ چلتا تھا۔ کہ چند صدیاں گذریں جرم قمر میں انشقاق پیدا ہو گیا تھا۔ ماہرین فلکیات جس چیز کو جرم قمر میں جبل فلاطون کہتے ہیں۔ یہ ایک آتش فشاں بہاؤ سا نظر آتا ہے۔ اسی آتش فشاں یا جولا کہی کے قریب آثار انشقاق شکاف یا ”چھٹن“ کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر لرون سکلس اس انشقاق کی توجیہ مفروضہ قائم کر کے فرماتے ہیں۔ کہ فضا میں حرکت کرتا ہوا کوئی

عظیم الغنیامت شہاب ثاقب سطح مہتاب سے ٹکرا گیا ہو گا۔ جس کے صدر سے انشقاق واقع ہوا۔ لیکن بعض دیگر ماہرین فلکیات کا یہ خیال ہے کہ شگاف مذکور کا باعث زلزلۃ القمر ہے (گو یا ہماری زمین کی طرح چاند میں بھی زلزلہ آتا ہے)

علوم طبقات الارض و نجوم کی نظریات کی سچیدہ مہول بھلیاں میں گھسنا تو ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ بات تمام علما جانتے ہیں۔ کہ ابتداء میں چاند کا جرم آتشین تھا۔ امتداد زمانہ سے جس قدر بالائی حصہ سرد ہو کر منجمد ہو گیا۔ اس کی سطح میں بھی جھریاں پڑتی گئیں۔ جرم کا اندرونی حصہ ہنوز آتشین ہے۔ یہی باعث ان عظیم آتش فشاں پہاڑوں کے وجود کا ہے۔ جو بذریعہ دور بین ہم کو جرم قمر میں صاف طور پر نظر آتے ہیں۔ دنیا یہ بات بھی جانتی ہے۔ کہ جن ممالک کے قرب و جوار میں آتش فشاں پہاڑ پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں زلزلوں کی وجہ سے متواتر قیامت آتی رہتی ہے۔ جاپان۔ اطالیہ۔ اور جزیرہ جاوا اس کی لطیفوں ہیں۔

اندرین حالات اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اس قسم کی قدرتی فیرنگیوں یعنی زلزلہ وغیرہ کا جو لانگہ شاید جرم قمر بھی بنا ہو۔ اور اس میں انشقاق پیدا ہو گیا ہو۔ ایسی باتیں بہت سی ہیں۔ جو اس خیالات کی مؤید ہیں۔ شاہد ان علیٰ اور واقع نگاران تاریخی بیانات کو بنظر اشتباہ دیکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر ان لوگوں کو بھی شکوک و شبہات کا نشاۃ بنا دیا گیا۔ تو تواریخ کا خدا حافظ ہے علاوہ ماہرین سائنس و فلکیات کی شہادتوں سے اس واقعہ کی تائید زبردست مذہبی کتب سے بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کے مشہور و معروف مذہنامہ "تہا بھارت" میں جس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چھٹی یا ساتویں صدی میلادی میں مرتب و مدون ہوئی تھی۔ تحریر ہے۔ کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اور یہ واقعہ سہو امتر سے منسوب کیا جاتا ہے۔

خیر کچھ بھی ہو۔ خواہ اس کو چاند کہہ میں کے لئے یا بقول ماہرین یا بقول سائنس جرم قمر میں انشقاق فرمایئے۔ وا۔ کہ اس قسم کا واقعہ ہوا تھا ضرور

اس امر سے بھی کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اجرام سماوی میں اس قسم کے واقعات ضرور وجود میں آتے رہتے ہیں۔

کلی پر سوسوں سے لوگوں نے ایک نئی چیز "ریڈیم" دریافت کر لی ہے۔ اور اس کی سرگرمیوں اور کارگذاریوں کی آج کل دنیاے سائنس گرویدہ نظر آرہی ہے۔

کہ اس نئی نوعی وحیات کا بھی ان واقعات کہ تعلق ہو۔ مگر شق القمر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

### اطمینان قلب

دنیا میں جتنے آدمی ہیں اور جس حال میں بھی ہیں، اُجڑ چڑھ اور دور  
دھوپ کی غایت کیا ہے؟ جس سے پوچھو یہی کہیں کہ فلاں، لہجائے فلاں  
جائداد پاتھے آجائے یا فلاں تجارت چل لکے تو بس زندگی کے دن سے کٹے  
نصیب ہوں۔ مگر جب یہ مقصد بھی حاصل ہو جائے تو اس کی جگہ ایک اور غم  
کھڑی ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے انسان پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہاتھ پاؤں  
ارٹے کر دیتا ہے۔ اور اطمینان قلب نہیں پاسکتا۔ آخر یہ نعمت دنیا  
میں کسی کو نصیب ہوئی؟ یا کہ سب کے سب اضطراب اور بے اطمینانی کے  
گرداب میں ہی پھنسے رہے۔

ایک شاعر تو دنیا کے تمام فرقوں کو گتے گتے آخر میں کہتا ہے عمر۔

نبریدہ زہمہ با خدا گر فناء است

تو گویا دنیا و مافیہا سے قطع تعلق کرنے پر بھی اطمینان کلی نصیب نہیں ہوتا۔  
ہاں اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ اہل اللہ کی گرفتاری اور بیقرار سی بذات خود ایک  
ایسی چیز ہے۔ جس کے سوا دل کو چین ہی نہیں آتا۔ پس یہی درد سب سرتوں کی  
جان اور سزا اطمینانوں کا اطمینان ہے اور اسی کی نسبت قرآن کریم میں کہیں  
يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً



ایک دفعہ آپ کے دولت خانہ میں چوری ہو گئی اور سوائے ایک آدھ معمولی کپڑوں کے جوڑے کے کوئی چیز بھی نہ بچی۔ اس دن حسب معمول آپ لات کو شاہی مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ علی الصباح جب خادم نے اس واقعہ کی اطلاع دی۔ تو نہایت کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے گھر تشریف لائے۔ اور آتے ہی گھر والوں سے ایسی مسرت انگیز اور دلاؤ نیز باتیں شروع کیں کہ سب کو عین رونے کی حالت میں بہسا دیا۔

آپ کے پہلے حرم محترمہ جو موجودہ صاحبزادہ صاحب کی والدہ ماجدہ تھیں واقعی عقل و علم اور قابلیت کے علاوہ محاسن ظاہری اور خمنات باطنی کا جامع خزانہ تھیں ان کے ہوتے ہوئے حضرت مولوی صاحب کو نہ گھر کا فکر ہوتا نہ باہر کا تردد۔ لیکن چرخ کج رفتار کی نظر بد سے وہ بھی شفیق سکین اور عین عفوان شباب میں اس عالم خواب سے جلاب برزخ میں محبوب ہو گئیں۔ ان کے انتقال پر لعل پراپنوں اور بیگانوں میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو درد بھرے دل سے اشک ریز نہ ہوا۔ ہاں وہ آپ ہی تھے جن کی مسرت روحانی اور طمانیت ایمانی میں ایک ٹو بھر بھی فرق نہ آیا۔ علاوہ ازیں آپ کے چچا بزرگہارا یعنی مولانا مولوی غلام محمد صاحب بگہوئی ثم لاہوری علیہ الرحمۃ جو آپ کے خسر شریف ہونیکے علاوہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ نوریہ تیراہیم ہیں آپ کے پیر صحبت بھی تھے اور صاحب مدد و مدد کو آپ سے وہ قلبی محبت تھی کہ اپنے صلیبی صاحبزادہ صاحب کو چھوڑ کر اپنی باطنی دولت اور قلبی امانت (یعنی خلافت و اجازت) آپ کے ہی سپرد کی وہ بھی آپ کو داغ مفارقت د گئے۔ اسی طرح آپ کے والد ماجد حضرت مولانا مولوی محمد عبدالعزیز صاحب بگہوئی ثم بھیروی قدس سرہ جن کا سینہ النوار الہیہ کا لازوال خزانہ تھا اور آپ سے محبت پدری کے علاوہ "اَلَا وِلِیَاءُ کَرُوْحٍ وَاَحَدٌ فِیْ اَحْسَادِ مُتَبَاعِدٍ" کا گہرا اتحاد رکھتے تھے نیز اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ باوجودیکہ ان بزرگہاروں کے مہر و ملا کے تعلقات آپ کے



ساتھ باقی رشتہ داروں یا عزیزوں کے سے نہیں تھے۔ مگر تاہم یہ روحانی صدمے آپ کے اطمینان قلب کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

آپ کو جو شفقت اور فریفتگی اپنے پیسپال حضرت غریب نواز خواجہ ثانی محبوب لاٹانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھی کسی محب کو اپنے محبوب سے کم ہوگی۔ ہر وقت بیٹھے اٹھتے جاگتے سوتے حضرت کا خیال مبارک ہی آپ کے آئینہ خاطیوں جلوہ گر رہتا اور سفر و حضر میں بھی قیل و قال آپ کا ورد زبان ہوتی کیوں نہ ہو ”مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ“

سعید اذکریر بیان کرام اپنے میں یہ ذکر اگر دنیا میں خواہاں ہے مشرب حوٹ کر ٹھکا آپ خیال فرمائیے کہ ایسے محبوب دلنواز اور مطلوب ہمارا کاداعی فراق آپ جیسے شوق صادق کے حق میں کیسا شاق گذرا ہوگا مجھے خیال تھا کہ اس سانحہ ہوش ربا پر تو آپ کے ظاہری ہوش و حواس بجا نہیں رہ سکتے۔ مگر نہیں۔ حضور کے وصال کے موقعہ پر بھی آپ ہی وہ مرد میدان تھے جنہوں نے باقی عشاق کی حالت۔ مالا یطانی کو سہارا اور فرمایا کہ اہل اللہ جب اس دنیا سے سبکدوش ہو جاتے ہیں تو عالم روحانیت (الہ برزخ) میں اپنے مستفیضین کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ مبذول فرماتے ہیں سفر حرمین شریفین میں جبکہ حضرت حافظ محمد ضیاء الحق والدین ادام اللہ برکاتہ جیسے پیرزادہ و رعیور شاہنشاہ کے ہمراہ بہت سے عاشقین و مخالفین اور خلفاء و فضلاء تھے۔ سب میں حضرت مولانا ہی تھے۔ جو اولے لیکر اخیر تک ہشاش و بشاش رہے اور سارے قافلے کی مسرت اور طمانیت کا ذریعہ بنے رہے۔ اس سفر مبارک میں راقم آٹھ بھی بقول رخ سوار جاتا ہے وہ شریانی میں حاضر اس کی رکاب میں ہوں کس سعادت رکاب بوسی سے مشرف تھا مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ سارے قافلے میں ایک امیر قافلہ حافظ صاحب قبلہ اور ایک حضرت <sup>مولانا</sup> ہی تھے جو صنوبات سفر اور تغیرات بحر و بر سے متاثر نہیں ہوئے تھے ورنہ ہر ایک شخص کی مزاج میں بے قیور <sup>میں</sup> کچھ چڑچڑاہٹ اور خشکی کی جھلک دکھائی

دی تھی۔ حالانکہ حضرت حافظ صاحب بنفس نفیس مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک کے  
سبے اور دشوار گزار سفر میں بعارضہ بخار مبتلا رہے اور حضرت کے بھائی جان جن  
کا آپ سے دو قالب یک جان کا سالعلق تھا سخت بیمار تھے اور حضور کے پیارے  
خلفاء میں سے حضرت مولوی صاحب محمدی والے اور حضرت مولوی محمد نصیر الدین  
صاحب چاچڑوی کے مزاج و راج بھی ناساز سے تھے جو آبخ یہاں آکر کچھ دغوں  
سے یکے بعد دیگرے راہی ملک بقا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ  
العرض الطمینان قلب ہی ایک ایسا معیار ہے جو اہل اللہ کی ہچا کل بابہ الامتیاز  
کہا جاسکتا ہے اور محبوب حقیقی کا لگاؤ ہی ایک ایسا راز ہے جو دنیا و مافیہا کے لاگ  
سے بچا سکتا ہے۔۔۔۔۔

جو دل یاد لب سے آرام گیرد      ز وصل دیگران کے کام گیرد  
اللہم ارزقناہ - آمین !!      (احقر العبد محمد سعید عفی عنہ)

## قانون تعذیب نام

(مولوی محمد الدین احمد بی اے قصوری)

قرآن حکیم نے قانون تعذیب نام کے بیان کرتے وقت عموماً تین الفاظ کا استعمال فرمایا  
ہے۔ غضب۔ لعنت۔ بعد۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کی حقیقت پر خود قرآن  
حکیم کی مدد سے غور کیا جائے۔ اہم سابقہ کے حالات میں ان الفاظ کا دور دورہ کثرت ہوا ہے مثلاً  
بِأَنفُسِهِمْ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ  
وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ الْبَشَرِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ وغیرہ

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں چیزیں قرآن حکیم کی نظر میں باعتبار  
حقیقت تو ایک ہی ہیں۔ مگر باعتبار مراتب ان میں اختلاف ہے۔ یعنی لعنت غضب  
کی انتہائی صورت ہے اور بعد لعنت کے اس کا اطلاق قرآن میں فقط کامل تباہی

و بربادی ملک اعدام و اہلاک قومی ہی پر ہوا۔ اور لعنت کا اطلاق فنا پر بھی ہوا ہے اور فنا سے پہلے اس حالت پر بھی جہاں پہ چکر قومیت کا شیرازہ کامل طور پر منتشر ہو چکا ہے اتباع شہوات کی تند و تیز ہوا میں اقلیم اخلاق و محاسن کو پورے طور پر برباد کر دیتی ہیں جہاں قوم مثل اس جہاز کے ہو جاتی ہے۔ جس کی غرقابی کے تمام اسباب مکمل ہو چکے ہوں ہواؤں کا زور۔ موجوں کے تھپہڑے۔ جہاز رانوں کی بدحواسیاں۔ اسباب تلفظ کا قطعی طور پر فقدان و سد باب کنارہ کی دوری۔ غرضیکہ گمان ہے یہ بزدل کہ اب ڈوبتا ہے "کی کھیت پیدا ہو جاتی ہے۔ انا یہ کہ چارہ فرمائے غنیمتی اس کے تحفظ کے ساتھ پیدا کر دے

قوموں کا ایسی حالت پر پہنچ بھی نہ جانا بالکل ممکن ہے۔ البتہ بتلائے ہوئے علاج پر عمل ہو نا چاہیے۔ یعنی توبہ۔ انا بت الی اللہ اور عمل صالح۔ قوم یونس کا عذاب الہی سے بچ جانا اور بنی اسرائیل کی نشانہ ثانیہ اسی حقیقت کی مثالیں ہیں اور ان کے پیش کرنے کی اصل بھی یہی ہے۔

غضب و لعنت کے آثار و نتائج

تاریخ مل و امم میں اہل عرب کے لئے بالخصوص اور دنیا کے لئے بالعموم بنی اسرائیل سے بہتر اور کوئی نمونہ پیش نہیں کیا جاسکتا تھا اور فی الحقیقت یہ قوم ایک طرف تو قی عروج و بلندی کے فلک الافلاک (فضلتکم علی العالمین) پر فائز ہوئی اور دوسری طرف تنزل و بربادی کے مقام اسفل السافلین (ضربت علیہم الذلۃ والسحقۃ و بآؤ بغضب من اللہ) تک گر جانے کے باعث اپنے اللہ تمام آنے والی جماعتوں اور آبادیوں کے لئے بلا لحاظ زبان و مکان۔ اور بلا قید زبان و قومیت ایک کھلا ہوا درس و عبرت اور ایک زبردست پیغام ہند و حکمت رکھتی ہے۔ یہی وہ قوم ہے۔ جو خدا نے قدوس کی بہترین رضامندیوں کی سزاوار بھی ہوئی اور پھر اپنی بد کاریوں کے باعث سخت ترین عذابوں کی مورد بھی بنی یہی وہ قوم تھی جو ایک وقت میں "منعم علیہم" رہی۔ اور دوسرے وقت "مغضوب علیہم"

یہی وجہ ہے کہ حضور سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغضوب علیہم کا مورد یہودی کو قرار دیا۔

جیسا کہ اوپر اشارہ ہو چکا ہے۔ غضب الہی کا نتیجہ تباہی ہے اور لعنت کا نتیجہ ہمیشہ اعمال و افعال کی نامرادی۔ نتائجِ حسنہ کا کامل فقدان اور کاموں سے برکت و یمن کا معدوم ہو جاتا ہے۔

کامل تباہی سے قبل کی منازل تنزل قومی کو بھی منازل ملعونہ و مغضوبہ قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن میں بالقرینہ موجود ہے۔ کہ جو قوم اللہ کے غضب و غصہ وارد ہو جائے۔ تو اس میں ایسی فتنہ امراض اجتماعی شروع ہو جاتی ہیں۔  
نہ اس کی ہلاکت کا موجب بن جائے۔

### اخلاقی

سب سے بڑا اثر یا نتیجہ یہ ہے کہ میں ایک عام قسادت قلبی پیدا ہو جا رہا ہے۔ یعنی وہ من حیث القوم۔ عالیہ اور ان کے حصول کی راہ میں الو۔ اندہ اقدام اور حوصلہ مندانہ تدبیر اختیار کرنے سے ایک قلم محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے ملکات ملکوتی۔ اور ان کے جذبات شرافت و نجابت فنا ہو جاتے ہیں۔ گرد و پیش کے حالات اسے بالکل متاثر نہیں کر سکتے اس کا وجود مثل ایک بے روح مضغہ گوشت اور بے جان قالب کے رہ جاتا ہے۔ مکرم اخلاق کی جگہ عاداتِ رذیلہ کو مل جاتی ہے۔ اور قاصد فنا ہو کر دون ہمتی کمزوری جُبن۔ بزدلی۔ بے غیرتی اور ایک عام ہستی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ علم و عمل کی جگہ کتاب اللہ کی تحریف شروع ہو جاتی ہے۔ اور تعلیم الہی کا بیشتر نسیا مٹیا ہو جاتا ہے۔

### فرقہ بندی

قرآن حکیم نے جاہل اختلاف کو تعلیم الہی سے انحراف اور کتاب اللہ سے بعد کا ایک نتیجہ بلکہ کفر کی ایک شان اور غیظ و غضب الہی کا ایک نشق قرار دیا ہے۔ یہی وجہ

ہے کہ یہود و نصاریٰ کی پیغم نافرمانیوں پر بطور سزا انہیں پھاڑ دیا۔ اور ان میں نزل اور سنا قشہ پیدا کر دیا قرآن کریم کے الفاظ۔ **وَاعْتُوْبَانَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءُ** اور **فَالْقِيَانَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءُ** وغیرہ میں اسی طرف اشارہ ہے پھر سورۃ انعام میں قوی تفرقہ و اختلاف کو بھی منجملہ اقسام عذاب الہی قرار دیا ہے **قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ** اے پیغمبر کہہ دو کہ وہ (خدا) اس امر پر قادر ہے **عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتَ** کریم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کی طرف سے **اَرْحَالِكُمْ اَوْ يَلْبَسَكُمْ ثِيَابًا** عذاب نازل کرے یا تم کو گروہ درگروہ اور جماعت درجماعت کرے یا تم میں سے بعض لوگوں کو تکلیف دے **وَيَذِيْقُ بَعْضُكُمْ بَآسَ بَعْضٍ**

### اقتصادی و عمرانی تشریل

نیز کتاب و سنت اور نسیان تعلیم و ذکر الہی کا جرم اخلاقی پستیوں و دریا ندیوں سے گذر کر اب عمرانی بربادیوں اور اقتصادِ بد بختیوں کی مہیب شکل و صورت اختیار کر لیتا ہے اور ایک معبود حقیقی کے چھٹ جانے سے کائناتِ ارضی کا ذرہ ذرہ اس کے لئے معبود بن جاتا ہے۔ جس میں کو خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے تھا۔ وہ ماسوا اللہ چیزوں کو پیار کرنے لگتا ہے۔ انسان کی اس حالت کو قرآن نے کبھی تو زمین للناس حبائل مشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضہ (لوگوں کی نظروں میں مختلف خواہشات نفسانی۔ مثل عورتوں۔ بیٹوں اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیروں وغیرہ کے پسندیدہ و مرغوب ہو گئیں) کے مشرح و مبسوط الفاظ میں بیان فرمایا۔ اور کبھی **اَسْرَأْتُمْ مِّنْ آتِخَذَ اللَّهُ هَٰؤُلَاءِ** (کیا اس شخص کو بھی تو نے دیکھا ہے۔ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا ہے) کے مختصر مگر جامع الفاظ سے تعبیر فرمایا۔

جب خدا فراموشی کا یہ جذبہ عام ہو جاتا ہے۔ تو قانونِ تعذیب کی عمل فرمائی شروع ہوتی ہے

اولاً اہل القریٰ امنوا واتقوا  
 لفتحنا علیہم بركات من  
 السماء والارض ولكن کذبو  
 فاخذنهم بما كانوا  
 یکسبون

اگر بستیوں والے ایمان لے آئے اور پرہیزگاری کا  
 شیوہ اختیار کرتے تو بلاشبہ ہم انہیں آسمان  
 وزمین کی بركات سے بہرہ اندوز فرماتے لیکن  
 انہوں نے تو تکذیب پر کمر باندھی۔ پس ہم نے انکو  
 ان کے کردار کے بدلے میں پکڑ لیا۔

قحط سالی شروع ہو جاتی ہے۔ آبادی میں کمی آجاتی ہے۔ عام وباؤں اور  
 امراض کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ ہر طرف فلاکت و خانہ دیرانی کی لعنت مسلط ہو  
 جاتی ہے غضب الہی کی اس منزل (فلاکت و خانہ دیرانی) کی زیادہ ہیبت و بھیانک  
 تصویر سورۃ بقرہ کی اس مشہور آیت میں کھینچی گئی ہے جس کو غالباً ہر مسلمان جانتا ہے  
 لیکن افسوس کہ جس قدر اس کا علم عام ہے۔ اسی قدر اس کی حقیقت سے غفلت  
 و اعراض ہے :-

و ضربت علیہم الذلۃ  
 والمسکنۃ و یاؤنہم ضرب  
 من اللہ

اور ان پر من حیث القوم نزلت و فلاکت مسلط  
 کر دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں آگئے

بنی اسرائیل کی اس تباہی کی دہدہ نظیر آج خود مسلمان ہیں۔

عام محکومی و غلامی

پھر یہ حالت تو م کو اس قعر مذلت میں گرا دیتی ہے۔ جس سے ارزل و اسفل  
 حالت کا تحلیل کوئی شریف انسان نہیں کر سکتا۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے ایک مرتبہ  
 حضرت عمرو بن العاصؓ فلاح مصر کو مخاطب کر کے فرمایا اے عمرو! مسلمانوں کے پیڑ  
 سے آزاد پیدا ہوتا ہے۔ تو نے انہیں غلام کب سے بنانا شروع کیا؟ یعنی اس  
 حالت میں انسان اپنا وہ فطری عذر و شرف کھو بیٹھتا ہے۔ جو اس کو تمام کائنات  
 سے امتیاز بخشتا ہے۔ اور اب وہ ہرگز اس قابل نہیں رہتا کہ انسان (چہ جائیکہ  
 مسلمان کے لفظ سے مخاطب ہو سکے۔ قرآن حکیم نے غیر آزاد زندگی کو حیوانوں

سے بھی نیچے رکھا ہے۔

بنی اسرائیل کی پیہم نافرمانیوں پر سزا کے طور پر بلا قید و زمان و مکان ہمیشہ کی غلامی مقرر کر دی گئی

حضرت علیہم الدلة ایمنہ  
ان پر جہاں کہیں بھی وہ رہیں ذلت و خواری مسلط کر دی گئی اب یا تو وہ اللہ کی رسی کو تھامیں (یعنی اسلام اختیار کریں) یا لوگوں کی رسی کو تھامیں (یعنی کسی آزاد قوم کے محکوم بنیں)..... الخ

اس دائمی محکومی سے (یا درکھنا چاہئے کہ محکومی سے بڑی لعنت اور کوئی نہیں) نجات کی ایک ہی صورت بتلائی گئی۔ الاجہیل من اللہ درشتہ خداوندی یعنی کھانا یا تعلیم الہی کو تھامنا،

جو لوگ مسلمانوں کے اسباب عروج و زوال پر بحث کرتے ہیں۔ ان کو قرآن پاک کی اس بیان کردہ حقیقت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ یہ ایسا زبردست قانون ہے۔ جس کی شہادت نوع انسانی کی ہزار ہا سالہ تاریخ عروج و زوال پکار کر دے رہی ہے۔

### کامل اعدام و ابلاک

لیکن جب بدن کا کوئی عضو اس درجہ خراب ہو جائے کہ اس کا زیر سائر اعضائے بدن تک مرآت کر لے لے۔ تو اس کا کٹ دینا ہی ضروری ہو تا ہے۔ مکان جب اس درجہ خراب ہو جائے کہ اس کے گرنے سے آس پاس کے مکانات کی تباہی اور اور اتلاف نفوس کا خطرہ ہو تو اسے گرا دینا چاہئے۔ اسی طرح جب قوم کا حال اس طرح بگڑ جائے کہ اصلاح کی کوئی امید باقی نہ رہے تو حکمت الہی اس قوم کے مٹا دینے کا فیصلہ کرتی ہے۔

لعنت کی یہ آخری منزل ہے جسے قرآن نے بعد کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ مثلاً **هَذَا الْقَوْمَ لَا يُؤْمِنُونَ**۔ بعداً للقوم الظالمین

بعد العاد - بعد للذین وغیرہ -  
اللهم اننا نعوذ بك من عذابك وسخطك ونرجو رحمتك  
واغفر لنا وانت خير الغافرين ط ..... (ماخوذ)

## مسلمانوں کی ذلت آفرین تباہی

مقدمہ بازی

مسلمانوں کو ڈرانا

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نظر الى اخیر نظرة  
یخفیہ یخافہ اللہ یوم القیامۃ

مقدمہ بازی ڈرانے دھمکانے کا مرض بھی عام طور سے پایا جاتا ہے جس  
شخص سے خصوصیت ہوئی اس کو جسمانی نقصان اور مالی ضرر رسانی کی دھمکی دی  
جاتی ہے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں -

من نظر الى اخیر نظرة یخفیہ | جس نے اپنے بھائی مسلمان کو خوف دلائنی والی نظروں سے دیکھا  
یخافہ اللہ یوم القیامۃ | اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ڈرائیگا (درود بہیقی)

اللہ اکبر یہاں صرف نگاہ سے دیکھے پر ایسی شدید وعید ہو رہی ہے - اور جو شخص  
زبان سے بھی ضرر رسانی کی دھمکی دے اس کا کیا حشر ہو گا - اللہ ہی کو علم ہے اور  
عملاً اس دھمکی کو پورا کرنا ظلم ہے اور اس کا بیان کیا جاتا ہے -

ظلم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظلم ظلمات یوم القیامۃ

درود البخاری والمسلم

ظلم بھی وہاں مقدمہ بازی کا سخت خوفناک مرض ہے اور ہر مقدمہ میں  
اس کا وجود ضروری امر ہے -



یہ کسی پر مخفی نہیں کہ آج کل مقدمہ بازی کی بناء عموماً زیادتی اور ناحق پھر ہوتی ہے اور جو چیز نا حق کے لئے ہوگی وہی ظلم ہے اور ظلم کجائی کا احساس ہر عقلمند و بیوقوف پر ہوگا۔ مجنوں اور جانور تک کو ہوتا ہے پھر ایسا فعل جس پر عقلاً و معقلاً انسان و حیوان سب کا اتفاق ہو۔ اس کو اس نئی روشنی اور ترقی کے زمانہ میں کرنا جس قدر حیرت خیز ہے اس سے زیادہ نفرت آمیز ہے اللہ تعالیٰ خود کتاب مبین میں فرماتا ہے لعنة الله على الظالمین۔ ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے

اور حدیث اربعہ عنوان (الظلم ظلمات یوم القیامہ) میں قلم قیامت کے روز تاریکیوں کا سبب ہوگا۔ ظلم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ظلم کرنے والوں کے سامنے سخت اندھیرا اور تاریکی ہوگی۔ جس سے وہ سخت مضطرب اور پریشان ہوں گے۔ اور دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے۔

مظلوموں کی بددعا سے بچو کیونکہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا جو مظلوم ہوں گے وہ ضرور بددعا کریں گے اور اس حدیث کے مطابق اس کی قبولیت بھی ضروری ہے، تم نے ایسے لوگوں کو بھی ضرور دیکھا یا سنا ہوگا۔ جنہوں نے ظلم و ستم سے روپیہ جمع کیا۔ دولت امارت حاصل کی۔ لیکن ان کی موت سخت تباہی و بربادی غریب و افلاس اور ذلت و ندامت کے ساتھ ہوئی۔ اور اس موچے نے سوائے لعنت و بدنامی کے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ یہاں تک سنا گیا ہے وہ بھی صحیح ہے کہ ظالموں کی اولاد عموماً باقی نہیں رہتی اور صلہ رحم کے بعض احادیث سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کو ان شاء اللہ قطع رحم بیان کیا جائے گا۔ ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں

اللہم احفظنا من ذلک و انجعلنا منهم

(باقی آئندہ)



## خلاصہ اخبار

عالی جناب زبدۃ العارفین مخدوم العالم حضرت حنیاء الملت والدین  
سجادہ نشین سیال شریف ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم۔ بخیر و عاقبت سفر تو  
شریف سے واپس سیال شریف میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔

دربار سیال شریف میں بالکل زیرِ تسمیہ مولانا مولوی محمد حسین صاحب  
صدر مدرس دارالعلوم کی حالتِ رو بصحت ہے۔ دارالعلوم میں ایک شاخِ مکتب  
کی کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیز ضروری علوم دنیاوی حساب تاریخ و  
جغرافیہ بھی داخل نصاب کئے جاویں گے

خدا کا شکر ہے کہ اس سال بھی زائرین بیت اللہ الحرام و حرم نبوی کے قافلہ عالمِ اسلام  
سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اگرچہ جدہ میں حامیاں شریف اور نجدیوں کے درمیان حالتِ جنگ  
موجود ہے۔ مگر ابنِ سعود نے لیت۔ قنفذہ۔ اور رابغ کے بنادیرِ حجاج کے اُترنے کا  
انتظام کیا ہے۔ یہی ہے اب تک دو جہاز عازمِ رابغ ہو چکے ہیں۔

مجاہدینِ ریف جن کی حرارتِ یاقنی اعظم و استقلالِ اوردینی جوش کے مقابلہ میں  
ہسپانیہ کو گذشتہ چار سال میں منوانتر زیرِ یمین حاصل ہوئیں۔ اب ایک نئے خطرناک  
حملاً مقابلہِ بامردی سے کر رہے ہیں۔ فرانس نے ان مٹھی بھرنا بدین پر حملہ کر دیا ہے  
جنگِ بر سرِ در سے جاری ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر جہاں اس جہاد و عظیمِ مسلم قوم کی  
کامیابی کے لئے دعا کریں۔ سرِ دنیا فرغ علیہا صبرا وثبت اقدامنا و انصرنا علی الاغتراب  
الکافرین۔

مقامی حالات مسجد جامع کی مرمت مکمل ہو چکی ہے۔ مدرسہ اسلامیہ کامیابی  
سے جاری ہے۔ شہر سرگودھا کے مشہور خدامِ اسلام مولوی ظہور احمد صاحب بگوسی  
سیال شریف چلے گئے ہیں اور انہوں نے سرگودھا کی رہائش ترک کر دی ہے۔ لہذا ضلع خٹک  
کمیٹی مردہ ہو چکی ہے۔

اعلان

رسالہ ہذا محض بغرض اصلاح عقائد و خدمت اسلام و مسلمین جاری کیا گیا ہے۔  
اسکا جبرائے کوئی دنیوی فائدہ مقصود نہیں ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کو خصوصاً  
اور وابستگان دربار سیال شریف کے لئے ضروری ہے کہ اسکی اشاعت بڑھانے کے  
لئے پوری کوشش کریں۔ وسیع اشاعت میں امداد دینے والے حضرات کے اسماء گرامی  
ہر ماہ رسالہ ہذا میں شکر کے ساتھ درج ہوتے رہیں گے۔ پانچ خریدار دینے والے کو سال بھر  
اور ۳ خریدار دینے والے کی خدمت میں سالہ نیم مفت جلدی کیا جائیگا۔ جو صاحب  
۲۰ خریدار عطا فرمائیں گے ان کے پاس سالہ ہذا ہمیشہ باقیمت ارسال ہوتا رہیگا۔ رسالہ ہذا کا  
ایک خریدار دینے والے کو رسالہ سماع الابرار و الفجار یا مختصر سقا خباہ میں سے  
کوئی ایک کتاب مفت بھیج دی جائیگی۔ بشرطیکہ خریدار دینے والا پہلے خود خریدار ہو

21

مینچر رسالہ شمس الاسلام سرگودھا۔

تشفہ لقمان

یہ کتاب جو تھی دفعہ چھ پر فروخت ہو رہی ہے اس میں اس بیوی کا تعلقات پر مہذبانہ و چھپیدو اور شہری  
مذاہب کا ذکر ہے عیادوں کے قصصات قدرتی شہنائی اور آخری منزلوں کا آئینہ دکھا کر مردانہ اور زنانہ اوصاف پیش  
کر معارف طاعت کے عجیب الخالصیت میں حیات کے نظار کے علاوہ بہت کچھ مفید امور کا ذکر  
ملاحظہ فرمائی نظر سے بھی کر لیتا ہے شہر اس جہاں ہے مگر کاملاً علم میر و وطن کے لئے  
حکومتی و عیسائی و مسلم حکومت میں یہ ہر صاف مزاج و غیر ملاحظہ حصول کمال ہے یہ شہر کا نام ہے

میں نے کچھ ہی عرصے میں اس کی طرف توجہ دینا شروع کیا۔

## ستسی بار عایت اور عمدہ کتب کا ذخیرہ

سماع الابرار والفجار۔ مولفہ حضرت مولانا مولوی احمد الدین صاحب گانگوی  
 حجم ۹۸ صفحہ۔ یہ کتاب مولانا مدوح نے ہایما اعلیٰ حضرت سجادہ نشین سیال شریف  
 قمریہ فرما کر مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ مولانا نے کتاب میں مسئلہ سماع پر نہایت  
 محققانہ بحث کرتے ہوئے مخالفین کے دلائل کا ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ آج تک  
 کسی کو تردید کی جرات نہیں ہو سکتی۔ حدیث شریفہ۔ آثار۔ اقوال محدثین و فقہاء۔  
 غرض اس مسئلہ کے متعلق معلومات کے دریا کو ایک کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ ملک بصر کے  
 حیدرہ اثبات نے اس پر نہایت عمدہ ریویو لکھا ہے۔ خاندانِ چشتیہ کے ساتھ تعلق۔  
 رکنے والوں میں سے ہر شخص کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ معتز ضامن  
 کے قریب سے محفوظ رہیں۔ قیمت ..... ۸/-

خیرستان خیال۔ مولفہ مولانا غلام دستگیر خان صاحب بیجو۔ بیجو و صاحب  
 کے عمدہ کلام نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔ شائقینِ کلام بیجو کے لئے

اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت ..... ۸/-

سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیلانیہ شمسیمہ۔ منظوم اردو۔ از مولانا مولوی محمد شفیع  
 نین پوری۔ اس سلسلہ میں احاطہ عالم حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام کی قیمت ۱۰/-  
 نوار شمسیمہ۔ سوانح عمری حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی رحیم سرکار العزیزہ قیمت ۱۰/-  
 محبوب خیال یعنی مجموعہ اشعار۔ کرمات۔ ملفوظات و بیانات حضرت اشرف الاولیاء حضرت خواجہ احمد الدین  
 سیالوی رضی اللہ عنہ۔ از مولانا غلام دستگیر خان صاحب بیجو۔ قیمت ..... ۱۰/-  
 صلوات

منیجر رسالہ شمس الاسلام سرگودھا